موت العالم......

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کا سانحہ ارتحال:

عالمی مجلس ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمہ اللہ ۵ مئی بروز بدھ بمطابق ۲۰ جمادی الاولیٰ کو اس دار فانی سے رخصت ہو گئے، حضرت خواجہ خواجگان کا فیض، چار دانگ عالم میں پھیلا، ان سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد لاکھوں میں تھی، وہ کئی دینی جماعتوں کے سرپرست اور اس دور میں اکابر و اسلاف کی نشانی اور یادگار تھے، میاں نوالی، کندیاں کے قریب خانقاہ سراجیہ میں بیٹھ کر وہ فیض بانٹتے تھے...... خانقاہ سراجیہ کی تعمیر مولانا احمد خانؒ نے ۱۹۲۲ء میں مکمل کی، مولانا احمد خانؒ کے شیخ و مرشد، خواجہ سراج الدین صاحبؒ تھے، انہوں نے اس خانقاہ کو اپنے شیخ کے نام منسوب کیا اور بیس سال تک تزکیہ اور صفائے قلب کا فریضہ انجام دیتے رہے، ۱۹۴۱ میں ان کی وفات ہوئی تو ان کی جگہ خواجہ محمد عبد اللہؒ آئے، یہ دار العلوم دیوبند کے یہ نامور فاضل اپنے شیخ کے جانشین بنے اور تقریباً ۱۵ سال تک اسے آباد رکھا۔ ۱۹۵۶ء میں جب ان کی وفات ہوئی تو حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ ان کے جانشین ہوئے، ان کی جانشینی کا دور تقریباً ۵۵ سال رہا اور ان ہی کے دور میں خانقاہ سراجیہ کی شہرت چار دانگ عالم میں عام ہوئی، ان کی نماز جنازہ میں صدر وفاق المدارس حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم، ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب کے علاوہ ہزاروں علماء، قائدین ملت، زعمائے سیاست اور لاکھوں عقیدت مندوں نے شرکت کی، ان کے صاحبزادے حضرت مولانا خلیل احمد کو ان کا جانشین مقرر کیا گیا...... اللہ جل شانہٗ حضرت شیخ المشائخ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے جانے سے پیدا ہونے والے خلا کو اپنے فضل و کرم سے پورا فرمائے۔ آمین

ہنگو کے بزرگ عالم دین حضرت مولانا محمد عبد اللہ کی رحلت:

ضلع ہنگو کی مشہور شخصیت، سنی سپریم کونسل کے صدر حضرت اقدس مولانا محمد عبد اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، ایک صدی پر محیط طویل تحریکی، جہادی اور زہد و قناعت کی زندگی گزار کر ۲۹، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ کو پشاور کے مقامی اسپتال میں عالم آخرت کو سدھار گئے۔

موصوف نہایت بلند پایہ عالم دین، نڈر مجاہد اور درویش صفت انسان تھے، ضلع کوہاٹ، ہنگو اور اورکزئی ایجنسی میں موصوف کے متعلقین، تلامذہ اور مداحین کا بہت بڑا حلقہ موجود ہے، ان علاقوں میں موصوف کو ان کی عظیم خدمات اور سنی عوام کے ایک بڑے سرپرست ہونے کے ناطے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، ان علاقوں میں آپ "بڑے استاد صاحب" کے نام سے مشہور تھے۔

سن ولادت ۱۹۰۰ء کے قریب بتایا جاتا ہے، اس حساب سے ان کی عمر ایک سو دس سال کے لگ بھگ تھی، موصوف نے اپنے آبائی علاقے تیراہ، کوہاٹ، پشاور وغیرہ کی قدیم درسگاہوں اور اپنے وقت کے مشہور اساتذہ سے تعلیم حاصل کی، پھر ایک عرصہ تک آبائی علاقے میں خدمات انجام دینے کے بعد ہنگو شہر سے تھوڑے سے فاصلے پر واقع بندوبستی علاقہ وَرچ بازار میں منتقل ہوئے، یہاں پر جامع مسجد ابوبکر صدیق کے نام سے ایک مسجد قائم کی، یہی مسجد آپ کی تحریکی اور قومی وعلاقائی کوششوں کا مرکز تھی، ہنگو شہر کے مشہور مدرسہ جامعہ مفتاح العلوم میں عرصہ دراز تک تمام علوم وفنون کی چوٹی کی کتابوں کا درس دیتے رہے، بیسیوں مساجد، مدارس کے وجود میں آنے کا ذریعہ بنے، اور ان کی ہر طرح کی سرپرستی کی۔

علاقائی مسائل کی وجہ سے موصوف دفاع صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حوالے سے بڑے سرگرم اور تحریکی مزاج و طبیعت کے مالک تھے، اہل سنت کے دفاع، ان کی بالادستی، ناموس صحابہ کی حفاظت، ملک کی سنی شناخت کی بقاء اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پرخاش رکھنے والوں سے محاکمہ کرنے میں موصوف نے بڑی تکلیفیں اٹھائیں اور ہر رح کی مشقتیں برداشت کیں، مگر تادم واپسیں اپنے مشن پر قائم رہے، ان کی ذات وشخصیت پر کسی قسم کا دھبہ نہیں آیا۔

محدث عظیم حضرت اقدس مولانا محمد امین اورکزئی صاحب شہید رحمہ اللہ علیہ جو گزشتہ سال ملکی طیاروں کی ایک وحشیانہ بمباری میں شہید ہوگئے، آں موصوف کے بڑے نامور شاگردوں میں سے تھے، جو اپنے عظیم استاد کے مشن کو نہایت بردباری، سنجیدگی اور ملکی قانون کی مکمل پاسداری کے ساتھ لے کر چل رہے تھے، ان کی مظلومانہ شہادت کا سانحہ بھی موصوف کے لئے اس پیرانہ سالی میں ایک عظیم اور ناقابل برداشت صدمہ بن کر سامنے آیا، جس کے بعد ان کے قُویٰ جواب دے گئے۔

موصوف ایک عرصہ سے صاحب فراش تھے، ان کی تکلیف ہفتہ دس دن سے معمول سے کافی بڑھ گئی تھی، انہیں پشاور منتقل کیا گیا، مگر ان کا وقت موعود آپہنچا، اور ایک صدی کا یہ تھکا مسافر بالآخر جمعرات کی شب گیارہ بجے ہمیشہ کے لئے آرام کرنے کے واسطے سب کو سوگوار چھوڑ کر رخصت ہوا۔ موصوف کا جنازہ اگلے روز صبح آٹھ بجے ان کے گاؤں وَرچ بازار میں بیس ہزار سے زائد عوام وخواص کے مجمع میں مولانا محمد رفیق صاحب رکن شوریٰ تبلیغی مرکز ہنگو نے پڑھایا، اور اپنے تحریکی مرکز جامع مسجد صدیق اکبر کے سایہ میں واقع قبرستان میں سپرد خاک کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے، پس ماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے اور ان کی جملہ مساعی کو قبول فرما کر ان کے مبارک سلسلے کو تادیر قائم ودائم رکھے۔......................آمین......................